بیابہ مجلسِ شیخ الحدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ

ضبط و ترتیب ـــــ : ـــــ مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

صوبہ سرحد میں صحابہ کرامؓ کا ورودِ مسعود | ۲ر مئی ۱۹۸۵ء۔ حسبِ معمول بعد العصر حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی مجلس فیض و برکت میں حاضری دی تو ایک سلسلۂ گفتگو میں ارشاد فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جس جس علاقے میں گئے ہیں وہاں علومِ نبوت کی اشاعت ہوئی ہے اور سنی مسلمانوں کی اکثریت بھی اس علاقہ میں زیادہ ہے جہاں حضراتِ صحابہ کا ورودِ مسعود ہوا ہے۔

ایک صحابیؓ کا گزر بھی اگر کسی علاقے میں ہوا ہے۔ تو وہ اس علاقہ پر خیر و برکات کے نزول کا باعث ہے۔ کابل حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فتح ہوا۔ صلوٰۃ الخوف (احناف کے مسلک کے موافق) کابل میں پڑھی گئی یہ صحابہؓ ہی کے برکات ہیں کہ آج کابل کے لوگ مسلمان ہیں اور اپنے دین میں پختہ ہیں یہ کابل پہلے دہلی کے ماتحت تھا۔ چونکہ اس علاقہ میں صحابہؓ تشریف لائے ہیں ہمارے صوبہ سرحد میں بھی بنوں کوہاٹ میں صحابہؓ کی تشریف آوری کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے یہ سب ان ہی کے برکات ہیں کہ یہاں اکثریت اہلِ اسلام کی ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں اوّلین حاضری | ۲ر مئی ۱۹۸۵ء۔ حسبِ معمول بعد العصر مجلس شیخ الحدیث میں حاضری دی دارالعلوم کے اساتذہ میں مولانا عبدالحلیم دیروی اور مہمانوں کے علاوہ دورۂ حدیث کے منتہی طلبہ بھی موجود تھے۔ قاری محمد عبداللہ ڈیروی نے دریافت کیا:

حضرت! آپ جب دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تھے تو اس وقت علامہ انور شاہ کشمیری دیوبند میں تھے یا ڈابھیل تشریف لے جا چکے تھے۔؟

حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے ارشاد فرمایا:

اوّلاً جب میں دارالعلوم دیوبند حاضر ہوا تو یہ وہ زمانہ تھا جب سواتی اور بنگالی طلبہ میں جھگڑا ہوا تھا۔ نائب مہتمم محمد احمد صاحب تھے پٹھان طلبہ میں داخلہ کے سلسلہ میں قدرے سختی کی جا رہی تھی۔ اور واقعتہً اس وقت ایسا کرنا ضروری بھی تھا۔

میرے لئے بھی داخلہ مشکل ہو گیا تھا تو میں اپنے استاد مولانا مشتاق حسن صاحب کے ہاں گلوٹی حاضرِ خدمت

ہوا۔ وہ گلوٹی سے کلکتہ روانہ ہوئے تو میں نے بھی ان کی رفاقت وخدمت کو سعادت سمجھا اور مدرسہ عالیہ کلکتہ میں ان کے ساتھ رہ کر ان سے فنون کی تحصیل کی، اس سال حضرت العلامہ مولانا انورشاہ کشمیریؒ دارالعلوم دیوبند سے تشریف لے جا چکے تھے۔ تاہم ان کا قلب دارالعلوم دیوبند سے بندھا رہا۔ کچھ عرصہ وہاں تدریس کی، واپس دیوبند تشریف لائے اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔

علامہ شبیر احمد عثمانی اور فوائد عثمانیہ | قاری محمد عبداللہ صاحب کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا:

تقسیم سے قبل دارالعلوم دیوبند میں زمانۂ تدریس کے قیام کے دوران میں علامہ شبیر احمد عثمانی سے ملاقاتیں اور مجالس ہوا کرتی تھیں، مختلف، علمی وسیاسی موضوعات پر موصوف سے گفتگو رہتی، ایک روز دوران گفتگو میں نے دریافت کیا۔

حضرت! آپ کی تصانیف میں سب ایک سے ایک بڑھ کر ہیں، فتح الملہم شرح صحیح مسلم جیسی علمی اور بلند پایہ کتابیں آپ نے تصنیف فرمائی ہیں۔ ادھر حضرت شیخ الہند کے ترجمہ وتفسیر قرآن کی تکمیل "فوائد عثمانیہ" کے نام سے کی ہے۔ ان میں زیادہ محنت، تعب اور مشکل اور وقت کس تصنیف میں آپ کو پیش آئی تو انہوں نے بڑی شفقت سے فرمایا: "تصنیف اور تالیف کے میدان میں خدا کا فضل شامل حال رہا جس موضوع پر لکھنا چاہا اللہ کی مدد نے یاوری کی البتہ حضرت شیخ الہند کے ترجمہ وفوائد کی تکمیل میں بڑے حزم احتیاط اور صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑا۔ ایک ایک جملہ اور لفظ لفظ پر غور وفکر، محنت ومطالعہ، اور بڑے حزم واحتیاط اور سوچ بچار کرنا پڑا اور یہ خالص خدا کے فضل اور اس کے احسان سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

شیخ مدنی سے تعلق | قاری صاحب موصوف نے جب محمد علی جناح سے تعلق یا ملاقات کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا کہ محمد علی جناح سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور نہ ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ الحمدللہ الحمدللہ شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ سے جب سے تعلق قائم ہوا، تب سے کسی دوسری جانب نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا تذکرہ | مولانا ابوالکلام آزاد کا تذکرہ چھڑا تو ارشاد فرمایا:

ایک مرتبہ مولانا ابوالکلام آزاد لاہور تشریف لائے تھے، ایک بہت بڑا جلسہ ہوا، یہ زمانہ بھی وہی تھا کہ بیگانے تو کیا اپنے بھی مولانا ابوالکلام آزاد کو اپنی تنقید وتردید کا نشانہ بنائے ہوئے تھے، مجھے بھی اس موقعہ پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولانا آزاد کی تقریر تھی۔ تقریر کیا تھی، عقل وشعور اور جذبات کا آمیزہ تھا، دلائل وبراہین آزاد کی خطابت میں ڈھل کر سامعین کے دل ودماغ کو مسحور کر رہے تھے۔ کہ لوگوں نے ابوالکلام آزاد زندہ باد کے فلک شگاف نعرے شروع کر دیئے۔ تو مولانا آزاد نے فرمایا: مسلمانو! یہ وقت نعروں کا نہیں

کام کرنے کا ہے ۔ اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور کام کرلو ۔ بجائے جوش کے ہوش سے کام لو ، اب تو میرا پیغام صرف یہی رہ گیا ہے ۔ کہ مسلمان بیدار ہوں اور نعرہ بازی کی بجائے کام کریں — مگر حیرت ہے کہ جب میں یہی بات کہتا ہوں تو مسلمان بجائے اس کے کہ کچھ کام کرلیں الٹا میرے پیچھے پڑ جاتے ہیں ۔

مولانا آزاد اور مولانا حفظ الرحمٰن کی خطابت | قاری صاحب موصوف نے مولانا آزاد ، شیخ مدنی ، مولانا حفظ الرحمٰن ، مفتی کفایت اللہ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقاریر اور کردار کے بارے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے بات چھیڑی تو ارشاد فرمایا :

اللہ ! وہ کیسے اور کتنے عجیب لوگ تھے کردار اور عمل کے پکے ، بات کے سچے ، منافقت اور مداہنت سے کوسوں دور ۔ اس لئے جو بات کرتے تھے دل میں اتر جاتی تھی ۔

مولانا آزاد کی تقاریر عقل و شعور اور جذبات کی آمیزش سے تیار ہوتی تھیں ، شستہ گفتگو ، ادبی طرز ادا اور پھر خود مولانا آزاد کی خطابت سے اس میں جادو بھر جاتا تھا ایسا معلوم ہوتا کہ دشمن کے سروں پہ فولادی ہتھیار سے حملہ کر رہے ہیں ۔ ایک ایک حرف شجاعت و صداقت کا آئینہ دار تھا ۔ مولانا حفظ الرحمٰنؒ مولانا آزاد کے نقش قدم پر تھے ان کا انداز نرالا تھا ۔ سامعین اور حاضرین کے دل مٹھی میں لے لیتے تھے ۔ ان جیسی سحر بیانی کسی دوسرے میں دیکھنے میں نہیں آئی ۔

مولانا احمد سعید بلبل ہند تھے ۔ مولانا حفظ الرحمٰن کا اپنا مقام بہت بڑا تھا ۔ مگر مولانا احمد سعید لسان جمعیۃ تھے وہ دہلی کی جامع مسجد میں جب خطاب کرتے تو ہزاروں کے مجمع پہ سناٹا چھا جاتا ۔ پوری کائنات ہمہ تن گوش ہوتی ۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ | سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تو ہندوستان کے سب سے بڑے خطیب تھے ، وہ تو جامع الکمالات تھے ۔ ان کی تقریر میں سب سے زیادہ محبوب چیز قرآن کی تلاوت تھی محسوس ہوتا گویا اب قرآن نازل ہو رہا ہے ۔ سننے والے محظوظ ہوتے اور وجد محسوس کرتے ۔ دار العلوم حقانیہ کے سالانہ جلسوں میں بھی تشریف لاتے رہے ۔ مگر بدقسمتی سے اس زمانہ میں ٹیپ ریکارڈر کا شیوع نہیں ہوا تھا ۔ اس لئے محفوظ نہیں کی جا سکیں ۔ دار العلوم حقانیہ کے سالانہ جلسہ میں ایک مرتبہ تقریر فرما رہے تھے کہ بجلی فیل ہو گئی یا بند کر دی گئی ۔ کارکن اس کے بنانے میں لگے کہ حضرت شاہ صاحب نے مسکرا کر فرمایا : بھائی ! بجلی بنانا چھوڑ دو اور ٹھک ٹھک بند کر دو ۔ عطاء اللہ شاہ نے جس بات کے بیان کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ، وہ بیان کر کے رہے گا ۔ کارکن آرام سے بیٹھ گئے حضرت شاہ صاحب کی تقریر جاری تھی کہ صبح کی اذان ہو گئی ۔ بغیر لاؤڈ سپیکر کے شاہ جی کی یہ تقریر رات بھر چھ گھنٹے جاری رہی ، کیا مجال کہ کسی نے کروٹ لی ہو ۔

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب | حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب بہت کم بولتے تھے اور جب بولتے تو ان کی ایک ایک بات وزنی اور کافی ہوا کرتی تھی، شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ کے سامنے کسی کو بھی بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی مگر مجھے حیرت ہوتی کہ اہم اور مشکل مسائل کے وقت حضرت مدنیؒ مفتی کفایت اللہ صاحب کو بلاتے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی رائے کو صائب قرار دیتے، یہ خصوصیت صرف حضرت مفتی صاحب کو حاصل تھی، مراد آباد کے ایک اجلاس میں جب گڑبڑ ہوئی تو حضرت مدنیؒ نے مفتی کفایت اللہ صاحب کو بلایا وہ تشریف لائے۔ صورتِ حال سے واقفیت کے بعد انہوں نے جو تجاویز پیش کیں وہ سب نے قبول کر لیں۔ درحقیقت حضرت مفتی صاحبؒ جمعیۃ علماء ہند کے روحِ رواں تھے۔

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ | شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی شان سب سے نرالی تھی، علماء بہت دیکھے، مدرسین کے درس میں شریک ہوئے، ہندوستان کی قیادت کو پرکھا مگر جو چیز اور امتیازی صفات شیخ مدنیؒ میں دیکھے وہ کہیں دوسری جگہ نظر نہیں آئے۔ شیخ مدنیؒ کا تقویٰ، شجاعت، شرافت، تواضع، انکساری اور کسرِ نفسی ان کے لئے طبیعت ثانیہ بن چکی تھی ــــ جب حضرت مدنیؒ کا نام سنا تھا اور دیکھا نہیں تھا تو نام کی شہرت سے ان کی شخصی عظمت کا ایک نقشہ ذہن میں بن چکا تھا۔ خیال تھا کہ شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور امیرانہ رکھ رکھاؤ کے آدمی ہوں گے۔ مگر جب ان کی مجلس دیکھی، ان کی معاشرت دیکھی تو انہیں کچھ اور پایا۔ ان کا علم بھی بے مثال تھا اور حلم بھی بے مثال۔

دوسری درسگاہوں میں منطق اور فلسفہ کی بڑی کتابیں پڑھ کر جب شیخ مدنیؒ کی درسگاہ میں حاضری دی تو ان کی درسگاہ میں سب سے بڑی خصوصیت یہ پائی کہ خود کو پہچان لیا، خود شناسی کا احساس ہوا اور علم اور علماء کی شان سامنے آئی ــــ جب مجھے دارالعلوم دیوبند میں تدریس کا موقعہ ملا تو اس زمانہ میں بھی شیخ مدنیؒ کا درسِ حدیث ہوا کرتا تھا۔ میں نے اپنے زمانۂ تدریس میں بھی شیخ مدنیؒ کے درس میں شرکت کی کوشش کی تدریس کے اوقات کے علاوہ ۱۲ بجے کے بعد، بعد العصر، بعد العشاء کے درسوں میں شریک ہوا کرتا تھا، شیخ مدنیؒ کا درس علمی اور مدلل ہونے کے ساتھ ساتھ آسان اور سہل ہوا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ ۱۵ روز تک مسلسل حضرت مدنیؒ سفر پر رہے۔ جب واپسی ہوئی تو سب کو یقین تھا کہ حضرت تھکے ہوئے ہیں اور مطالعہ بھی نہیں کیا، سبق نہیں ہوگا۔ مگر آپ گاڑی سے اترے اور سیدھے دارالحدیث میں پہنچے اور سبق پڑھانا شروع کر دیا۔ نواقضاتِ وضو کا بیان تھا۔ ارشاد فرما رہے تھے کہ مسئلہ زیرِ بحث میں آٹھ مذاہب مشہور ہیں، پھر مذاہب، ان کے دلائل اور تفصیل سے بحث کی، طلبہ متحیر کہ تھکے ماندے ہونے کے باوجود اس قدر علمی تبحر وسعتِ مطالعہ اور قوتِ حافظہ یہ تو بس ان ہی کی کرامت تھی ــــ ایک مرتبہ درس کے دوران ایک طالبعلم

نے کسی مسئلہ میں شمس بازغہ کی بحث چھیڑنا چاہی تو شیخ مدنیؒ نے متعلقہ مسئلہ میں عبارات پڑھ پڑھ کر بحث کا مکمل احاطہ کیا۔ اور فرمایا: بھائی! میں نے جب شمس بازغہ پڑھی تھی اس زمانہ میں کل نمبر پچاس ہوا کرتے تھے۔ اور مجھے امتحان میں ۶۳ نمبر حاصل ہوئے تھے۔

بہرحال اپنے اساتذہ میں شیخ مدنیؒ اور اکابر ہند میں شیخ مدنیؒ سے جو قلبی عقیدت اور وارفتگی اور غیر اختیاری تعلق رہا۔ وہ کسی دوسرے سے پیدا نہ ہو سکا۔ [1]

---

[1] حضرت تھانویؒ نے بھی کسی جگہ یہ لکھا ہے کہ علمی و اخلاقی اور روحانی تربیت کیلئے مشائخ و اساتذہ میں کسی ایک کو منتخب کرنا پڑتا ہے۔ گو عظمت و احترام سب کا لازمی ہے۔ الاب واحد والاعمام شتیٰ۔ اور اس موقعہ پر حضرت تھانویؒ اکثر یہ شعر بھی سنایا کرتے تھے ؎

ہمہ شہر پُر ز خوباں منم و خیال ماہے
چہ کنم کہ چشم بدخو نہ کند بہ کس نگاہے

ہمارے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا مندرجہ بالا ارشاد اور اپنے شیخ حضرت مدنیؒ سے عقیدت و محبت بھی اسی حقیقت کی آئینہ دار ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

حاصل نہیں ہیں۔ اور آپ ہم سے کہتے ہیں کہ تمہارا قانون ظالمانہ ہے۔ تم اپنے قانون کی اصلاح کرو۔

حضرات! میری تقریر بہت لمبی ہو گئی ہے لیکن میں آپ کو داد اور شاباشی دیتا ہوں کہ آج پہلی مرتبہ میں نے یہ دیکھا کہ نماز کے بعد مجمع پھر آ گیا اور اسی طریقہ سے بیٹھا۔ یہ ایک تاریخی ریکارڈ ہے۔ میں آپ کی بنگال کے مسلمانوں کی تعریف کرتا ہوں کہ آپ پھر نماز پڑھ کے ایسے آ گئے جیسے آپ گئے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس جذبہ کو اور آپ کے اس دین کے شوق کو قائم رکھے۔ لیکن مبارک ہو گا یہ جلسہ، تاریخ ساز ہو گا یہ جلسہ اور ساری محنتیں وصول ہیں آنے والوں کی، بلانے والوں کی۔ اور خرچ کرنے والوں کی۔ اگر آپ یہ طے کر لیں کہ خلاف شرع رسمیں اب ہمارے گھر میں نہیں رہیں گی اور ہم شریعت کے قوانین پر چلیں گے تو پھر دیکھئے گا کہ آسمان سے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں میں انقلاب پیدا کر دیں گے۔ آپ کے قانون میں مداخلت کی کوئی آواز نہیں اٹھے گی۔ لیکن جب تک کمزوری خود ہمارے یہاں ہے آواز اٹھتی رہے گی۔ اس آواز کے اٹھنے کا جواز نہیں۔ میں صاف کہتا ہوں، ہم اگر کچھ بھی کریں جب بھی کسی جمہوری ملک میں اس کا جواز نہیں جس میں صاف بنیادی اور مذہبی حقوق پر دست درازی کی جائے۔ لیکن آپ کو خود اپنی اصلاح پہلے کرنی چاہئے۔ اصلاح گھر سے شروع ہوتی ہے۔ میں ان الفاظ پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

محکمہ مواصلات وتعمیرات

صوبہ سرحد

نوٹس برائے پیشگی اہلیت ٹھیکیداران

محکمہ مواصلات وتعمیرات / دیگر محکمہ جات کے اے کلاس منظور شدہ ٹھیکیداروں / فرموں سے مندرجہ ذیل کام کیلئے پیشگی اہلیت کی بنیاد پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد تکمیل
۱-	امپرومنٹ اینڈ وائیڈننگ پشاور کوہاٹ روڈ۔ کلومیٹر ۶ تا کلومیٹر ۳۱	۱۸،۸۰۰ ملین	۳۷۶، ملین	۳۶ ماہ

درخواستیں برائے پیشگی اہلیت ٹھیکیداران دفتر زیر دستخطی کو مورخہ ۸۵-۱۱-۱۹ تک پہنچ جانی چاہئیں۔ خواہشمند ٹھیکیداروں اور فرموں کو مندرجہ ذیل اعداد و شمار معلومات فراہم کرنے ہوں گے۔

۱- فرم/ٹھیکیدار کا نام اور پورا پتہ۔ (ب) بحیثیت منظور شدہ ٹھیکیدار/ فرم کا موجودہ اندراج (i) محکمہ مواصلات وتعمیرات میں۔ (ii) دیگر محکموں اور تنظیموں میں۔ (iii) گذشتہ پانچ سالوں کے دوران بڑے منصوبوں کی تعمیر کا تجربہ منصوبوں پر لاگت اور تکمیل کی مدت کے بارے میں تفصیل۔ (iv) موجودہ زیر تعمیر کاموں کی تفصیل۔ (v) قابل استعمال مشینری جو کہ فرم کی اپنی ملکیت ہو کی فہرست۔ (vi) ٹھیکیدار فرم کے ساتھ موجودہ وقت میں باقاعدہ تنخواہ پر کام کرنے والے اہم اہل کاروں کے نام اور ان کی اہلیت۔ (vii) کیا ٹھیکیدار/ فرم کسی ثالثی یا تنازعے یا سول مقدمے میں ملوث ہے اور بنک کی طرف سے زیر دستخطی کے نام سر بمہر لفافے میں ٹھیکیدار/ فرم کی مالی حالت اور بنک بیلنس کا سرٹیفکیٹ

۲- جو ٹھیکیدار/ فرم محکمہ مواصلات وتعمیرات میں رجسٹرڈ نہ ہوں انہیں پری کوالیفائڈ ہونے کی صورت میں مبلغ ۷،۵۰۰/- روپے نقد ناقابل واپسی پری کوالیفکیشن فیس ادا کرنا ہوگی۔

۳- مزید معلومات دفتر ہذا سے کسی بھی یوم کار دفتری اوقات میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن پشاور
فون ۷۶۰۶۳

INF (P) 3013